سوال

(2) اللہ کی معیت وقربت سے کیا مراد ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل حدیث اللہ کو عرش پر مانتے ہیں اور "مَعَكُمْ" اور" إِنِي قَرِيبٌ سے متعلق کہتے ہیں کہ "معیت وقربت" سے مراد اللہ کا علم ،قدرت، سماعت وبصارت ہے کیا یہ تاویل نہیں ہے؟ بعض سعودی علماء مثلاً شیخ (محمد بن) صالح العثمین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اور بعض پاکستانی سلفی علماء کہتے ہیں کہ ہم "استوی" کو بلاکیف مانتے ہیں اسی طرح "معیت وقربت" کو بھی بلاکیف مانتے ہیں جس طرح اللہ کی شان کے لائق ہے وہ مستوی ہے اور جس طرح اس کی شان کے لائق ہے وہ ساتھ بھی ہے قریب بھی ہے۔ ہم کوئی تاویل نہیں کرتے۔ اللہ کی صفات والی آیات متشابہ ہیں ہم ان میں سے کوئی غور فکر وتاویل نہیں کرتے جس طرح اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے ویسے ہی اس کی صفات ہیں۔ محترم! دلائل کے ساتھ وضاحت فرمائیں۔ (سلیم اختر، کراچی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقاتل بن حیان (النبطی المفسر) نے وَهُوَ مَعَهُمْ کی تشریح میں فرمایا:

"علمه" اس کا علم ہے۔ (الاسماء والصفات للبیہقی ص 431 وفی نسخۃ ص 542 وسندہ حسن)

ضحاک بن مزاحم الفسر نے فرمایا: وعلمه مَعَهُمْ اور اس کا علم ان کے ساتھ ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مفسر قرآن) سے مروی ہے:

"ہوفوق العرش، وعلمہ معہم" وہ عرش پر ہے اور اس کا علم ان کے ساتھ ہے۔ (تفسیر ابن ابی حاتم بحوالہ شرح حدیث النزول لابن تیمیہ ص 126)

ان روایات کے راوی بکیر بن معروف (مفسر) حسن الحدیث تھے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے، ان پر احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب جرح تہذیب الکمال للمزی میں بے سند ہونے کی وجہ سے ثابت نہیں ہے، جبکہ خود امام احمد سے ان کی توثیق ثابت ہے۔ (دیکھئے معرفۃ العلل والرجال: 2503)

ابن المبارک کی طرف منسوب جرح عبداللہ بن محمد بن سعدویہ اور احمد بن عبداللہ بن بشیر المروزی کی وجہ سے ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے کتاب الضعفاء للعقیلی (ج1 ص 152، 153)

امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے (ہُوَ مَعَہُم اَینَ مَا کَانُوا) کی تشریح میں فرمایا: "یعنی اس کا علم ہے۔ (شرح حدیث النزول ص 127، نقلہ عن کتاب السنۃ لحنبل بن اسحاق)

سلف صالحین میں سے ان کا کوئی مخالف نہیں ہے، حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

"وقد ثبت عن السلف أنهم قالوا: هو معهم بعلمه. وقد ذكر ابن عبد البر وغيره أن هذا إجماع من الصحابة والتابعين لهم بإحسان، ولم يخالفهم فيه أحد يعتمد بقوله"

"اور سلف سے ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا: وہ (اللہ) بلحاظ علم ان کے ساتھ ہے اور ابن عبدالبر وغیرہ نے اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہ کا اجماع نقل کیا ہے، اور اس سلسلے میں کسی قابل اعتماد شخص نے ان کی مخالفت نہیں کی۔ (شرح حدیث النزول ص 126)

یہ ظاہر ہے کہ اجماع شرعی حجت ہے۔ تفصیل کے لیے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الرسالۃ اور حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی الاحکام دیکھیں۔

حافظ عبداللہ محدث غازی پوری (1260ھ۔1337ھ) نے فرمایا: "واضح رہے کہ ہمارے مذہب کا اصل الاصول صرف اتباع کتاب وسنت ہے" (ابراء اہل حدیث والقرآن ص 32)

اس پر حافظ صاحب نے خود ہی بطور حاشیہ لکھا ہے کہ "اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اہل حدیث کو اجماع وقیاس شرعی سے انکار ہے کیونکہ جب یہ دونوں کتاب وسنت سے ثابت ہیں تو کتاب وسنت کے ماننے میں ان کا ماننا آگیا۔۔۔الخ" (ایضاً ص 32)

(نیز دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: 1 ص 4)

یاد رہے کہ "مَعَہُم" کا معنی "علمه وقدرته" کرنا تاویل نہیں بلکہ اس کے لغوی معنوں میں سے ایک ہے جیسے کہا جاتا ہے: "أذهب أنا معك" جاؤ میں تمہارے ساتھ ہوں۔

جو لوگ "مَعَہُم" کو علم وقدرت کے علاوہ کوئی علیحدہ صفت سمجھ بیٹھے ہیں ان کا قول اجماع صحابہ وتابعین ومن بعدھم کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ (شہادت، فروری 2003ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ31

محدث فتویٰ